سوال

(540) مسئلہ رفع الیدین میں مولانا سید نذیر حسین صاحب کا موقف

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش آپ کی خدمت میں یہ ہے کہ ہمارے ہاں ایک مولوی صاحب نے ہماری سندھی زبان میں ایک کتاب لکھی ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ اہلحدیثوں کے بڑے عالم مولانا سید نذیر حسین صاحب نے بھی دلائل دیکھ کر آخر یہ فیصلہ دیا کہ حقانی علماء سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کے لئے الجھنا اور لڑنا تعصب اور جہالت سے خالی نہیں کیونکہ مختلف اوقات میں رفع الیدین کرنا اور نہ کرنا دونوں ثابت ہیں۔ فتاویٰ نذیریہ : ۱/ ۲۲۱

آپ مہربانی کرکے جلد جواب عنایت فرما کر ارسال کریں تاکہ اس کو جواب دے سکوں۔ فجزاک ا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ مسلک اہلحدیث کی بنیاد شخصیات پر نہیں بلکہ کتاب وسنت کے نصوص کی پیروی پر ہے۔ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ اور ''عَضُّوا عَلَيهَا بِالنَّوَاجِذِ'' "سنن أبي داؤد، بابٌ فِي لُزُومِ السُّنَّةِ، رقم: ۴۶۰۷" کا مفہوم یہی ہے۔ ائمہ اربعہ کے اقوال بھی اسی بات کے مؤید ہیں بالخصوص امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا فرمان ہے : 'إِذَا صَحَّ الحَدِيثُ فَهُوَمَذهَبِي'' 'میرا مسلک صحیح حدیث ہے۔''

لہٰذا بلا تردّد کہا جاسکتا ہے کہ نصوصِ صحیحہ کے معارض کسی بھی نظریہ کی کوئی اہمیت نہیں۔ قائل چاہے جو بھی ہو۔ صداحترام کے باوجود سید صاحب کا یہ فرمانا کہ رفع الیدین کرنا، اور نہ کرنا دونوں طرح ثابت ہے۔ محلِ نظر ہے کیونکہ رفع الیدین کرنا تو تواتر معنوی سے ثابت ہے جب کہ رفع الیدین نہ کرنے کے بارے میں مصرح (واضح) کوئی ایک حدیث بھی پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچ سکی۔ اس لیے دونوں حالتوں کو برابر کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔ بلاریب معارض کے مدمقابل انداز حکیمانہ ہونا چاہیے جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۱۲۵ ... سورة النحل

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی